إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

قادیان دار الامان

THE DAILY ALFAZL QADIAN.

نمبر ۹۱ ٹیلیفون

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ... شششماہی ... سہ ماہی ...
بیرون ہند سالانہ ...

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵۳

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ: الفضل قادیان

جلد ۲۷ | مورخہ ۱۷ ذوالحجہ ۱۳۵۷ھ | پنجشنبہ | مطابق ۹ فروری ۱۹۳۹ء | نمبر ۳۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۷۔ فروری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو آج بھی کچھ حرارت رہی ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ کو کل کی نسبت آج افاقہ ہے۔ الحمد للہ۔ احباب کامل صحت کے لئے دُعا کرتے رہیں۔

مولانا عبدالرحیم صاحب نیر اور شیخ مبارک احمد صاحب پرونال کے جلسہ سے واپس آگئے۔ اور مولوی محمد یار صاحب عارف کو خانیوال ضلع ملتان بسلسلہ تبلیغ بھیجا گیا ہے۔

حافظ شفیق احمد صاحب مدرس حافظ کلاس مدرسہ احمدیہ کی لڑکی بعمر ۷ ماہ آج فوت ہو گئی۔ احباب دعائے نعم البدل کریں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

لفظ اُمّ المومنین پر اعتراض اور اس کا جواب

فرمایا۔ "اعتراض کرنے والے بہت ہی کم غور کرتے ہیں۔ اور اس قسم کے اعتراض صاف بتاتے ہیں۔ کہ وہ محض کینہ اور حسد کی بنا پر کئے جاتے ہیں۔ ورنہ نبیوں یا ان کے اظلال کی بیویاں اگر امہات المومنین نہیں ہوتی ہیں۔ تو کیا ہوتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کی سنت اور قانونِ قدرت کا اس تعامل سے بھی پتہ چلتا ہے۔ کہ کبھی کسی نبی کی بیوی سے کسی نے شادی نہیں کی۔ ہم کہتے ہیں کہ ان لوگوں سے جو اعتراض کرتے ہیں۔ (کہ ام المومنین کیوں کہتے ہو) پوچھنا چاہیئے۔ کہ تم بتاؤ۔ جو مسیح موعود تمہارے ذہن میں ہے۔ اور جسے تم سمجھتے ہو کہ وہ آکر نکاح بھی کرے گا۔ کیا اس کی بیوی کو تم ام المومنین کہو گے یا نہیں۔

مسلم میں تو مسیح موعود کو نبی ہی کہا گیا۔ اور قرآن شریف میں انبیاء علیہم السلام کی بیویوں کو مومنوں کی مائیں قرار دیا ہے۔"

(الحکم ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۱ء)

زنان خانہ سے گزرنے میں احتیاط

"میں زنانخانہ سے عموماً نہیں گزرتا۔ کیونکہ وہاں مہمان عورتیں موجود ہوتی ہیں۔ اس لحاظ سے کہ ممکن ہے۔ عورتیں کس حال میں ہوں۔ ہمیشہ اوپر سے ہی آتا ہوں۔"

(الحکم نمبر ۲۹۔ جلد ۵۔ صفحہ ۱۴۵)

بائیبل اور سائنس کی عداوت

حضرت نوح کی کشتی کے ذکر پر فرمایا:۔

"بائیبل اور سائنس کی آپس میں ایسی عداوت ہے۔ جیسی کہ دو سوکنیں ہوتی ہیں۔"

(الحکم ۱۰ اگست ۱۹۰۱ء)

ترک اخلاق کا نام ہی گناہ ہے

"ترک اخلاق ہی بدی اور گناہ ہے۔ ایک شخص جو مثلاً زنا کرتا ہے۔ اس کو خبر نہیں۔ کہ اس عورت کے خاوند کو کس قدر صدمہ عظیم پہنچتا ہے۔ اب اگر یہ اس تکلیف اور صدمہ کو محسوس کر سکتا۔ اور اس کو اخلاقی حصہ حاصل ہوتا۔ تو ایسے فعل شنیع کا مرتکب نہ ہوتا۔ اگر ایسے نابکار انسان کو یہ معلوم ہو جاتا۔ کہ اس فعلِ بد کے ارتکاب سے نوع انسان کے لئے کیسے کیسے خطرناک نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ تو ہٹ جاتا۔"

(الحکم نمبر ۲۵۔ جلد ۴۔ صفحہ ۳۔ ۹ جولائی ۱۹۰۰ء)

حلالہ کرنے والے پر لعنت

موجودہ زمانہ کے علماء کے افعال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ "حلالہ کا مسئلہ بھی انہوں نے ہی نکالا ہے۔ کہ اگر کوئی عورت کو طلاق دیدے۔ تو پھر جائز طور پر رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ کسی دوسرے سے نکاح کرے اور وہ پھر اس کو

پنجاب میں "اندھے پن کی روک تھام کا ہفتہ"

آنکھوں کی بیماریاں اور اندھاپن ملک میں عام ہیں۔ خصوصاً بچوں میں تو یہ امراض بہت زیادہ ہیں۔ باوجودیکہ آنکھیں خدا تعالےٰ کی سب سے بڑی اور قیمتی نعمت ہیں پھر بھی ان کو صاف اور مختلف بیماریوں سے محفوظ رکھنے کے لئے مناسب احتیاط سے کام نہیں لیا جاتا اندھے پن کے خلاف منظم مہم کے طور پر حکومت پنجاب کی طرف سے تمام صوبہ میں ۵ ارفروری سے ۱۲ فروری تک "اندھے پن کی روک تھام کا ہفتہ" منانے کی تیاری ہو رہی ہے۔ اس ہفتہ کو منانے کا مقصد یہ ہے کہ تمام ایسے ذرائع اور طریقے وسیع حلقے میں نشر کئے جائیں۔ جن پر عمل کرنے سے اندھے پن کی روک تھام ہو سکتی ہے۔ علاوہ ازیں لوگوں کو یہ بتانا بھی مقصود ہے کہ آنکھیں (خصوصاً بچوں کی) کس طرح صاف اور تندرست رہ سکتی ہیں۔

اس "ہفتہ" کے دوران میں ڈاکٹر صاحبان آنکھوں کا معائنہ اور علاج کرنے کے علاوہ لکچر دینے اور لوگوں کو مفید باتیں سکھانے کی طرف خاص طور پر توجہ دیں گے۔ لاہور ریڈیو سٹیشن سے ماہرین امراض چشم کی چند تقریریں اور ایک ڈرامہ بھی نشر کرنے کا انتظام ہو چکا ہے۔ اس "ہفتہ" کے دوران میں اساتذہ اپنے سکول کے طلبا کی آنکھوں کا امتحان کریں گے۔ اس کے لئے ایک آسان طریقہ امتحان تجویز کر لیا گیا ہے لہٰذا وہ تمام ایسے طلبا کی ایک فہرست تیار کریں گے جن کی آنکھوں میں کوئی نقص ہو۔ تاکہ ان کا باقاعدہ علاج کیا جائے غرض سرکاری اور غیر سرکاری اصحاب کی طرف سے ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔ کہ والدین کی توجہ اپنی اور اپنے بچوں کی آنکھوں کی حفاظت کرنے ایسے اہم کام کی طرف مبذول کرائی جائے اس ہفتہ کے دوران میں اگر آنکھوں کی حفاظت کے متعلق معلومات نشر کی جائیں آنکھوں کا امتحان کیا جائے۔ اور خراب آنکھوں کا علاج کیا جائے۔ تو امید ہے کہ اس اہم مسئلہ کے متعلق عوام الناس کے دلوں میں زیادہ دلچسپی پیدا ہو جائے گی۔ یہ کام قومی فلاح وبہبود سے متعلق ہے اس لئے ہر شخص سے امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ اس موقعہ کو کامیاب بنانے کی ہر ممکن کوشش کرے گا۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

علاقہ حصار میں حکومت کی امدادی تدابیر

ضلع حصار میں قحط کے حالات کے متعلق تازہ ترین رپورٹ میں بعض نہایت دلچسپ اعداد وشمار بیان کئے گئے ہیں۔

گذشتہ ۱۴ جنوری کو ۲۵ امدادی کاموں پر جو حکومت نے ضلع مذکور میں کھولے ہیں کام کرنے والوں کی مجموعی تعداد ۱۴۶۲۸۰ تھی۔ ان میں سے ۱۰۲۸۵۳ ایسے مزدور تھے جو اجرت پر کام کر رہے تھے اور باقی ۴۳۴۲۷ ان کے لواحقین ومتعلقین تھے۔ جنہیں خاص الاؤنس دیا جاتا ہے۔ ان کے علاوہ ضلع مذکور میں ۱۶۰۲۶ اشخاص کو خشک سالی کی وجہ سے مفت امداد دی جا رہی تھی۔ کاتنے کے مرکزوں میں روزانہ اوسط کے حساب سے ۳۵۷۹ مزید اشخاص کو امداد دی گئی۔

بالفاظ دیگر کل ۱۵۵۸۸۵ اشخاص یعنی ضلع مذکور میں قحط زدہ آبادی کی تقریباً ایک تہائی تعداد کا گذارہ اس روپیہ پر ہو رہا ہے جو حکومت اجرتوں اور مفت امداد کی صورت میں تقسیم کر رہی ہے۔ بروئے اطلاعات اس تعداد میں بتدریج اضافہ ہو رہا ہے کسی شخص کو بھی جو قلیل اجرت پر کام کرنا چاہے امداد سے محروم نہیں رکھا جاتا۔ مزدوروں کی تعداد میں اضافہ کے ساتھ ساتھ ان کے لواحقین ومتعلقین کی تعداد بھی بڑھتی جاتی ہے جنہیں خاص الاؤنس دیا جاتا ہے۔ امدادی کاموں میں جو مزدور لگائے گئے ہیں۔ ان کی بیشتر تعداد غیر پختہ سڑکوں پر کام کر رہی ہے۔ یہ سڑکیں تقریباً ۱۲۵ میل تک مکمل ہو چکی ہیں۔ بعض بڑی بڑی سڑکوں کو پختہ کرنے کے متعلق تجاویز پر غور کیا جا رہا ہے۔

حصار کے مویشیوں کی حفاظت کے لئے جو کوشش کی جا رہی ہے وہ بھی اسی طرح وسیع پیمانہ پر جاری ہے۔ اس ضلع میں قریباً ستر ہزار مویشیوں کے لئے اور سارے انبالہ ڈویژن میں زائد از ایک لاکھ مویشیوں کے لئے تقاوی چارہ مہیا کیا جا رہا ہے۔ اس تقاوی چارہ کے متعلق خرچ کا اندازہ تقریباً پانچ لاکھ روپیہ ماہوار ہے۔ مزید برآں پرائیویٹ درآمد کنندگان جو چارہ درآمد کر رہے ہیں۔ اس کے لئے کرایہ میں رعایت کے سلسلہ میں حکومت پنجاب ایک بھاری مالی بوجھ برداشت کر رہی ہے۔ یہ سب کچھ ایک کیمپ قائم کرنے کی سکیم کے علاوہ ہے۔ جہاں مویشی بالکل سرکاری خرچ پر رکھے جائیں گے۔ اس کیمپ کے لئے ۴۲۲۴ مویشی خریدے جا چکے ہیں اور پانچ ہزار مویشیوں کے لئے انتظامات مکمل کئے جا چکے ہیں۔

ان تمام امدادی تدابیر کی نگرانی بالخصوص امدادی کاموں پر مزدوروں کا انتظام کرنے اور اجرتیں اور الاؤنس تقسیم کرنے کے لئے قدرتی طور پر بہت سا عملہ مقرر کرنے کی ضرورت پیدا ہو گئی ہے مستقل اہلکاروں کی ایک کثیر تعداد کے علاوہ ڈویژن مذکور میں نائب تحصیلداری کے تمام امیدواروں کو اس سلسلہ میں لگایا گیا ہے اور ممکن ہے کہ دوسرے ڈویژنوں سے قحط زدہ رقبہ میں اس کام کے لئے امیدوار نائب تحصیلداروں کی خدمات مستعار لینے کے لئے درخواست کی جائے۔ حکومت کی امدادی تدابیر کو پرائیویٹ خیرات سے بھی ایک حد تک مدد مل رہی ہے۔ اس سلسلہ میں حصار کے امدادی فنڈ کو خاص اہمیت حاصل ہے جو زیادہ تر ضرورت مند اشخاص کو گرم کپڑے مہیا کرنے کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

عیدگاہ کے متعلق مقدمہ کی پیشی

بٹالہ ۷ فروری۔ آج عیدگاہ کے مقدمہ کی علاقہ مجسٹریٹ صاحب بٹالہ کی عدالت میں پیشی ہوئی۔ جناب مرزا عبدالحق صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر اور منشی محمد دین صاحب مختار صدر انجمن احمدیہ موجود تھے۔ محکمہ پولیس کے دو گواہوں کے بیانات ہوئے۔ جنہوں نے بعض دستاویزات پیش کیں۔ آئندہ پیشی ۱۸ فروری مقرر ہوئی۔

(نامہ نگار)

ویرووال میں تبلیغی جلسہ

ویرووال میں ۴، ۵ فروری کو جماعت احمدیہ کا تبلیغی جلسہ ہؤا۔ الحاج مولوی عبدالرحیم صاحب نیر۔ مولوی دل محمد صاحب۔ شیخ مبارک احمد صاحب اور گیانی صاحب تشریف لائے اور تقاریر کیں۔ مخالفین نے بھی مقابلہ پر جلسہ کر کے تقاریر کرائیں۔ جن کے متعلق یہاں کے ایک معزز غیر احمدی نے کہا کہ عامیانہ اور اشتعال انگیز تھیں۔ اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے دو غیر احمدیوں اور ایک معزز خاندان کی غیر احمدی خاتون نے جن کا خاوند ابھی تک احمدی نہیں بیعت کی خیال تھا کہ مخالفین مناظرہ کا چیلنج دیں گے جس کے لئے مناسب انتظام کیا گیا تھا۔ لیکن مناظرہ نہ ہؤا۔

(نامہ نگار)

تقرر امیر جماعت احمدیہ ملتان

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ ملتان کے لئے چوہدری عزیز احمد صاحب سب جج کو ۳۰ اپریل ۱۹۳۹ء تک کے لئے امیر مقرر فرمایا ہے۔ پریذیڈنٹ کا عہدہ منسوخ کیا جاتا ہے۔

ناظر اعلیٰ

اعلان منظوری انتخاب

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ سیالکوٹ نے چوہدری نذیر احمد صاحب وکیل کو بطور قاضی انتخاب کیا ہے۔ جسے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے منظور فرمایا ہے۔

ناظر امور عامہ

سابق بالخیرات

ماسٹر محمد ابراہیم صاحب مدرس ننکانہ صاحب نے اپنی وصیت ۱/۱۰ کی بجائے ۱/۹ حصہ کی کر دی ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کو دین و دنیا میں ترقی دے۔ آمین۔ احباب کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ ۱/۱۰ حصہ ادنےٰ ترین حصہ ہے۔ مومنوں کو اعلےٰ مقام حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ

ڈرائنگ ماسٹر کی ضرورت

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے واسطے ایک ڈرائنگ ماسٹر کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں فوراً ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کو بھجوائیں۔ درخواست کے ساتھ نقول سرٹیفکیٹ اور مقامی جماعت کے پریذیڈنٹ یا امیر یا سیکرٹری صاحبان کی تصدیق شامل ہونی چاہیئے

ناظر تعلیم و تربیت

نفع مند کام

جو احباب کوئی روپیہ نفع پر لگانا چاہیں انہیں چاہیئے کہ وہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں میں انہیں بعض ایسے کام بتا سکتا ہوں جنہیں تجارتی طریق پر روپیہ لگایا جا سکتا ہے۔ اور بعض ایسے طریق جنہیں روپیہ جائیداد کی کفالت پر قرض دیا جائیگا۔ میں امید کرتا ہوں کہ احباب اس موقعہ سے ضرور فائدہ اٹھائیں گے۔

فرزند علی عفی اللہ عنہ سیکرٹری احمد آباد سنڈیکیٹ قادیان

فارم ۲

فارم نوٹس زیر تحتی دفعہ ۱ دفعہ ۱۳ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قواعد ۱۲ و ۱۳ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

ہرگاہ منکہ اللہ دتہ ولد بھوگو ذات عیسائی سکنہ بڈھا گورایہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ قرضخواہ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور مسمی منگا وغیرہ کے قرضہ جات کے تصفیہ کے لئے ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ کی رائے میں یہ مناسب ہے کہ قرضدار مذکور اور اس کے قرضخواہ کے مابین تصفیہ کرانے کی کوشش کی جائے۔ لہذا جملہ قرضخواہان کو جن کا قرضدار مذکور مقروض ہے بذریعہ تحریر ہذا حکم دیا جاتا ہے۔ کہ تم نوٹس ہذا کی تاریخ اشاعت سے دو مہینے کے اندر ان جملہ قرضہ جات کا ایک تحریری نقشہ جو ان کو قرضدار مذکور کی طرف سے واجب الادا ہیں بتاریخ ۲۲/۳/۳۹ دفتر بورڈ واقعہ ڈسکہ میں پیش کرو۔ بورڈ مذکور بمقام ڈسکہ بوقت ۱۰ بجے قبل دوپہر تاریخ ۲۲/۳/۳۹ بمقام ڈسکہ نقشہ ہذا کی پڑتال کرے گا۔ جبکہ تمہیں بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔

۲۔ نیز جملہ قرضخواہوں کو لازم ہے کہ ایسے نقشہ کے ہمراہ ایسے جملہ قرضہ جات کی مکمل تفاصیل پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہی جملہ دستاویزات بشمول بہی کھاتہ کے ان اندراجات کے جن پر وہ اپنی دعاوی کی تائید میں انحصار رکھتے ہو پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہر ایک ایسی دستاویز کی ایک مصدقہ نقل پیش کرو۔

۳۔ اس بارہ میں مزید کارروائی بمقام ڈسکہ بتاریخ ۲۲/۳/۳۹ کی جائے گی۔ جبکہ جملہ قرضخواہوں کو بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔ مؤرخہ ۱۶ ماہ جنوری ۱۹۳۹ء

(دستخط) جناب سردار شیو دیو سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔ چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ (بورڈ کی مہر)

فارم ۲

فارم نوٹس زیر تحتی دفعہ ۱ دفعہ ۱۳ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قواعد ۱۲ و ۱۳ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

ہرگاہ منکہ شہاب الدین ولد ماہی ذات لوہار سکنہ پکھو ہائی تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ قرضدار نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور مسماۃ عزیز بیگم وغیرہ کے قرضہ جات کے تصفیہ کے لئے ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ کی رائے میں یہ مناسب ہے کہ قرضدار مذکور اور اس کے قرضخواہ کے مابین تصفیہ کرانے کی کوشش کی جائے۔ لہذا جملہ قرضخواہان کو جن کا قرضدار مذکور مقروض ہے بذریعہ تحریر ہذا حکم دیا جاتا ہے کہ تم نوٹس ہذا کی تاریخ اشاعت سے دو مہینے کے اندر ان جملہ قرضہ جات کا ایک تحریری نقشہ جو ان کو قرضدار مذکور کی طرف سے واجب الادا ہیں بتاریخ ۲۱/۳/۳۹ دفتر بورڈ واقعہ ڈسکہ میں پیش کرو۔ بورڈ مذکور بمقام ڈسکہ بوقت ۱۰ بجے قبل دوپہر تاریخ ۲۱/۳/۳۹ بمقام ڈسکہ نقشہ ہذا کی پڑتال کرے گا۔ جبکہ تمہیں بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔

۲۔ نیز جملہ قرضخواہوں کو لازم ہے کہ ایسے نقشہ کے ہمراہ ایسے جملہ قرضہ جات کی مکمل تفاصیل پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہی جملہ دستاویزات بشمول بہی کھاتہ کے ان اندراجات کے جن پر وہ اپنی دعاوی کی تائید میں انحصار رکھتے ہو پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہر ایک ایسی دستاویز کی ایک مصدقہ نقل پیش کرو۔

۳۔ اس بارہ میں مزید کارروائی بمقام ڈسکہ بتاریخ ۲۱/۳/۳۹ کی جائے گی۔ جبکہ جملہ قرضخواہوں کو بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔ مؤرخہ ۱۴ ماہ جنوری ۱۹۳۹ء

(دستخط) جناب سردار شیو دیو سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔ (بورڈ کی مہر)

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں!

جبل الطارق ۶ فروری۔ سپین میں جنرل فرینکو کو کامل فتح حاصل ہوگئی ہے۔ صدر جمہوریت اور وزیر اعظم سپین کو چھوڑ کر ہوائی جہاز کے ذریعہ فرانس جا پہنچے ہیں۔ اور اپنے ہتھیار حکومت فرانس کے سپرد کر دیتے ہیں۔ اور لوگ بھی دھڑا دھڑ فرانس آ رہے ہیں۔ حکومت فرانس نے پیرینز کا ایک حصہ پناہ گزینوں کے داخلہ کے لئے کھول دیا ہے۔ داخل ہونے والوں سے ہتھیار لے لئے جاتے ہیں۔ اور انہیں نظر بندی کے کیمپ میں پہنچا دیا جاتا ہے جنرل فرینکو کے سامنے صلح کی بعض شرائط پیش کی گئی تھیں جنہیں اس نے ٹھکرا دیا ہے۔

برلن ۶ فروری۔ نازی پارٹی کے سرکاری اخبار نے لکھا ہے لنڈن کی فلسطین کانفرنس میں جو فیصلہ ہوگا۔ وہ بحیرہ روم کی موجودہ صورت حالات پر اثر انداز ہوگا۔ اس کانفرنس سے نہ صرف ان ممالک کو جن کے نمائندے اس میں شامل ہیں۔ بلکہ دیگر ممالک کو بھی دلچسپی ہے۔

پشاور ۶ فروری۔ وزیری قبائل نے پھر نقل و حرکت شروع کر دی ہے اور شمالی وزیرستان کی پہاڑیوں میں ان کا ایک لشکر جمع ہو رہا ہے۔ جس کے متعلق خیال ہے۔ کہ وہ میرن شاہ یا سول سرائے پر حملہ کا ارادہ رکھتا ہے۔ سرکاری محافظوں نے بھی مورچے قائم کر لئے ہیں۔

کلکتہ ۶ فروری۔ حکومت بنگال نے مشاورتی کمیٹی کی سفارش کے مطابق آج آٹھ سیاسی قیدیوں کا ایک اور جتھا رہا کرنے کے احکام صادر کر دیئے ہیں۔

ناگپور ۶ فروری۔ ودیا مندر سکیم کے خلاف مسلمانوں کی ستیہ آگرہ بدستور جاری ہے۔ آج ۱۲ رضاکار گرفتار ہوئے آل انڈیا مسلم لیگ کے سکرٹری نواب زادہ لیاقت علی خان یہاں آ رہے ہیں۔ تا وزیر اعظم کے ساتھ مل کر کوئی تصفیہ کرائیں۔ آپ پہلے مسلمان لیڈروں سے تبادلہ افکار کریں گے۔ اسمبلی کے مسلم ارکان کی ایک کانفرنس کے انعقاد کا انتظام بھی وزیر اعظم کی طرف سے کیا گیا ہے۔

بیت المقدس ۶ فروری۔ مفتی اعظم کے حامی عربوں نے فیصلہ کیا ہے کہ لنڈن کانفرنس میں مخالف پارٹی کو شریک کرنے کے خلاف احتجاج کے طور پر تین یوم مکمل ہڑتال کریں۔ شہر میں پولیس کا پہرہ مضبوط اور ۲۴ گھنٹوں کے لئے کرفیو آرڈر جاری کر دیا گیا ہے۔

برلن ۶ فروری۔ مسولینی کی طرف سے اطالوی مطالبات کے ازسر نو فرانس میں پیش ہونے کی خبر پہلے شائع ہو چکی ہے لیکن وہ ابھی پیش نہیں ہوئے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ہٹلر نے اسے التوا کا مشورہ دیا ہے۔ جب تک کہ سپین کی تسخیر مکمل نہ ہو جائے۔

مدراس ۶ فروری۔ آج ریزرو بنک آف انڈیا کے حصہ داران کا سالانہ اجلاس یہاں منعقد ہوا۔ جس میں بتایا گیا کہ گذشتہ سال بنک کو ۸ ۳ لاکھ روپیہ خالص منافعہ ہوا ہے۔ جس میں سے ½ ۱۷ لاکھ حصہ داروں کو اور باقی ۲۱ لاکھ ریزرو بنک ایکٹ کے مطابق مرکزی حکومت کو ادا ہوگا۔

لنڈن ۶ فروری۔ آج دارالعوام میں تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم برطانیہ نے کہا۔ کہ اگر فرانس پر کسی غیر طاقت نے حملہ کیا۔ تو برطانیہ کی پوری فوج اس کی امداد کے لئے وقف ہوگی۔ جیسا کہ اگر برطانیہ پر کسی نے حملہ کیا تو فرانس اپنی قوت تام کے ساتھ اس کی مدد کرے گا دونوں ممالک کے تعلقات اس قدر مستحکم ہیں۔ کہ وہ ایک دوسرے کی مدد پر مجبور ہیں۔

رنگون ۶ فروری۔ حکومت چین کے نئے صدر مقام چونگ کنگ اور رنگون کے مابین فضائی سروس قائم کرنے کی زبردست تیاریاں ہو رہی ہیں۔ جس سے لنڈن اور چونگ کنگ کا درمیانی سفر صرف پانچ یوم میں طے ہو سکے گا۔

لاہور ۶ فروری۔ بادشاہی مسجد لاہور کی مرمت کے لئے اس وقت تک ۲۷ ہزار ۷ سو ۲۲ روپے جمع ہوئے ہیں۔

کل اخراجات کے لئے سات لاکھ کا اندازہ ہے

بنوں ۶ فروری۔ ایک قبائلی گروہ بنوں سے ۷ میل کے فاصلہ پر واقع ایک گاؤں پر حملہ کر کے اسے لوٹ کر بھاگ گیا۔ ان کے فائروں سے ۲ اشخاص ہلاک اور ۲ مجروح ہوئے۔ پولیس پارٹی ان کے تعاقب میں ہے۔ مگر تا حال کامیاب نہیں ہو سکی۔

دہلی ۶ فروری۔ حکومت ہند نے ایک سرکاری اعلان کے ذریعہ بتایا ہے کہ فلسطین میں جو گورہ فوجیں متعین ہیں۔ انہوں نے کبھی وہاں زہریلی گیس کا استعمال نہیں کیا۔

ڈیرہ اسمٰعیل خان ۶ فروری۔ یہاں اس وقت تک ہڑتال ہے۔ پولیس نے فسادات کے سلسلہ میں ۱۴ مسلمانوں اور پانچ ہندوؤں کو گرفتار کر لیا ہے۔

لنڈن ۶ فروری۔ برطانیہ کے مشہور اخبار ٹائمز نے لکھا ہے کہ فلسطین کانفرنس کی کامیابی کی کوئی صورت نہیں۔ دونوں قوموں کے مطالبات بالکل متضاد ہیں۔

بمبئی ۶ فروری۔ بڑودہ اور گجرات کی بعض دیگر ریاستوں کے ریزیڈنٹوں کو فوجداری اختیارات دیدیئے گئے ہیں تاکہ بیرونی ایجی ٹیٹروں کا مقابلہ بہ سہولت کر سکیں۔

واردھا ۶ فروری۔ گاندھی جی نے ایک مضمون میں لکھا ہے کہ اگر چھوت چھات دور نہ ہوئی۔ تو ہندو مذہب مٹ جائیگا اگر دیہات کی اصلاح نہ ہوئی۔ تو ہندوستان مٹ جائے گا۔

شنگھائی ۶ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت امریکہ نے چینی گورنمنٹ کو ۲۰۰ ہوائی جہاز دیئے ہیں۔ جو بمباری میں اپنی مثال نہیں رکھتے۔ چین کی جو چاندی امریکن بنکوں میں محفوظ ہے اس میں سے ان کی قیمت وضع کر لی جائے گی۔

کراچی ۶ فروری۔ چیکوسلواکیہ سے ۴۲ مشین گنیں یہاں پہنچی ہیں جن میں سے ہر ایک کا وزن ½ ۵ ٹن ہے یہ افغان گورنمنٹ نے خریدی ہیں۔ اور جلد افغانستان پہنچا دی جائیں گی۔

شولاپور ۶ فروری۔ حیدر آباد میں شورش کے ڈکٹیٹر نراتن سوامی صاحب کو پھر ستیہ آگرہیوں کے ایک جتھہ کے ساتھ گلبرگہ میں داخل ہونے پر دوبارہ گرفتار کر لیا گیا۔

کلکتہ ۵ فروری۔ مولانا ابوالکلام آزاد آج شام صوبہ سرحد کے دورہ پر روانہ ہو گئے۔ جہاں آپ دو ہفتہ قیام کریں گے

قادیان ۷ فروری۔ آج سکھوں کی ایک برات موضع تبرّط کی طرف جا رہی تھی کہ عبدالرشید کنسٹیبل نے بعض دیگر مسلمانوں کی امداد سے ایک سکھ کے پاس سے دیسی شراب کی بوتل برآمد کر کے اس کو حوالہ پولیس قادیان کیا۔

بنارس ۵ فروری۔ کل یہاں آریہ سماجیوں نے ایک جلوس نکالا۔ جب یہ جلوس ایک مسجد کے قریب پہنچا۔ تو کسی نے مسجد میں پتھر پھینک دیا جس سے مسلمانوں اور ہندوؤں میں فساد ہو گیا۔ جس سے چار اشخاص زخمی ہوئے۔ پولیس نے فوراً حالات پر قابو پا لیا۔ آج بھی ایک مسلمان پر حملہ ہوا۔ شہر میں کرفیو آرڈر لگا دیا گیا ہے اور فوج پہرہ کے لئے بازاروں میں کھڑی کر دی گئی ہے۔

کراچی ۵ فروری۔ آج پھر وزیر اعظم سندھ کانگرس پارلیمنٹری کمیٹی کے ساتھ گفتگو کرنے کے لئے بذریعہ ہوائی جہاز بمبئی روانہ ہو گئے۔

ٹینٹسن ۵ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ روس اب علانیہ جاپان کے خلاف چین کی امداد کرنے لگا ہے۔ بمبار ہوائی جہاز اور دیگر سامان جنگ بدستور پہنچ رہا ہے اور اب تو ایک روسی پلٹن بھی وہاں جا پہنچی ہے۔

پٹنہ ۵ فروری۔ حکومت بہار نے درسگاہوں پر قومی جھنڈا لہرانے کی ممانعت کر دی ہے جب تک کہ متعلقہ منتظمہ کمیٹیاں اسے منظور نہ کریں۔ اور اسی طرح بندے ماترم گیت کا گانا بھی بند کر دیا گیا ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

۱۔ احباب کو یاد رکھنا چاہیئے کہ دس فروری آخری تاریخ ہے جس میں ہندوستان کے دوست تحریک جدید میں حصہ لے سکتے ہیں ؁

۲۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہ تحریک ایسے ثمرات پیدا کرنے والی ہے۔ کہ نسلیں اس سے برکت پائیں گی۔ پس اس میں حصہ لینا گویا اپنی نسلوں کے لئے برکت کی بنیاد رکھنا ہے ؁

۳۔ مجھے افسوس ہے کہ جہاں حصہ لینے والوں نے آگے سے زیادہ حصہ لیا ہے۔ اور بعض نے گزشتہ سالوں کی بھی تلافی کی ہے۔ وہاں بعض بڑی بڑی جماعتیں اب تک خاموش ہیں ؁

۴۔ ممکن ہے اس کی وجہ یہ ہو کہ ان کی لسٹ راستہ میں ضائع ہو گئی ہو یا ممکن ہے سیکرٹری نے خیال کیا ہو کہ وہ لسٹ بھجوا چکا ہے۔ لیکن اس کے پاس پڑی رہی ہو۔ اس لئے جماعتوں کو اس طرف سے تسلی کر لینی چاہیئے۔ ایسی کئی مثالیں اس سال میں سامنے آئی ہیں۔ کہ راستہ میں لسٹ غائب ہو گئی۔ یا سیکرٹری کو بھیجنے کا خیال نہ رہا ؁

۵۔ ہو سکتا ہے کہ سیکرٹری خود نادہند ہو۔ اور اپنے نقص پر پردہ ڈالنے کے لئے دوسروں کو بھی تحریک نہ کرتا ہو۔ مگر اس طرح ثواب سے محروم رہنے کی ذمہ واری بھی افراد ہی پر ہو گی ؁

۶۔ بعض نیکیاں ایسی ہوتی ہیں جن کا ہمیشہ موقعہ ملتا رہتا ہے۔ لیکن بعض نیکیوں کا موقعہ صدیوں میں ملتا ہے۔ اور جو اس سے محروم رہ جاتے ہیں۔ ندامت کا شکار ہوتے ہیں۔ مگر ندامت فائدہ نہیں دیتی۔ پھر کیوں نہ انسان ندامت کے وقت سے پہلے ہی اپنے لئے زادِ راہ مہیا کرے ؁

۷۔ جیسا کہ میں کہہ چکا ہوں۔ تحریکِ جدید سے تبلیغِ اسلام کی ایک مستقل بنیاد رکھی جائے گی۔ پس یہ ایک صدقہ جاریہ ہے۔ اور کنوؤں اور سراؤں کے بنانے سے بہت زیادہ موجبِ ثواب ؁

۸۔ لوگ اولاد کے لئے تڑپتے ہیں۔ کہ شاید ان سے نیک نام باقی رہے۔ مگر اولاد کی نیکی کا کون ذمہ وار ہو سکتا ہے مگر تحریکِ جدید کا حصہ نیک نام قائم رہنے کی بفضلہ تعالےٰ ضمانت ہے۔ اور کیا تعجب کہ جو اس ذریعہ سے اپنی نیکی کو قائم رکھنے کی کوشش کرے۔ خدا تعالےٰ اس کی اولاد کو بھی نیکی کا قائم کرنے والا بنا دے ؁

۹۔ جو کسی کو نیکی کی تحریک کرے۔ وہ بھی اس کے ثواب میں شریک ہوتا ہے۔ پس اگر آپ حصہ لے چکے ہیں۔ تو دوسروں کو تحریک کریں۔ اور ان تک یہ آواز پہونچا دیں۔ اور اگر آپ بوجہ معذوری حصہ نہیں لے سکے۔ تب بھی یہ کام کریں۔ تا وہ ثواب جو آپ اپنے روپیہ سے نہیں حاصل کر سکے۔ دوسرے کے روپیہ سے آپکو حاصل ہو جائے ؁

۱۰۔ سب سے آخر میں آپکو یہ توجہ دلاتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ اس تحریک میں برکت دے۔ اور اسمیں حصہ لینے والوں کے مالوں اور جانوں اور عزت میں برکت دے۔ اور ان کی پائدار نیک یادگار قائم کرے۔ اور ایسا ہو کہ اس تحریک کے ذریعہ سے اربوں۔ کروڑوں بندگانِ خدا کو خدا تعالےٰ کا چہرہ دیکھنا نصیب ہو۔ اور اسلام کا بول بالا ہو ؁ اللّٰھمّ آمین

خاکسار:۔ مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۷ ذوالحجہ ۱۳۵۷ھ

خلافت جوبلی کب اور کس طرح منائی جائے؟

احباب کے مشورہ کی ضرورت

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے

اب خلافت جوبلی کا وقت بہت قریب آگیا ہے۔ اور طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اس جوبلی کو کب اور کس رنگ میں منایا جائے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خلافت پر پچیس ۲۵ سال کی میعاد ۱۴ مارچ ۱۹۳۹ء کو پوری ہوگی۔ مگر یہ ضروری نہیں ہوتا۔ کہ جس دن کوئی میعاد پوری ہو۔ اسی دن جوبلی منائی جائے۔ بلکہ میعاد کے پورا ہونے کے بعد کوئی مناسب وقت مقرر کیا جاسکتا ہے:۔

اس بارے میں ایک تجویز یہ ہے۔ کہ ۱۹۳۹ء کے جلسہ سالانہ کو اسی جوبلی کے لئے مخصوص کر دیا جائے گویا یہ جلسہ خلافت جوبلی کا جلسہ ہو اس تجویز میں ایک خوبی یہ ہے۔ کہ سال میں دو اجتماعوں کی بجائے ایک ہی اجتماع دونوں غرضوں کے لئے کافی ہوجائے گا۔ اور چونکہ جلسہ کے لئے پہلے سے اجتماع ہوتا ہے۔ اس لئے اسے مزید وسعت دینے سے دوسری غرض آسانی کے ساتھ پوری ہو جائیگی اور جماعت دو سفروں کی تکلیف اور دوسرے اخراجات کے بوجھ سے بچ جائے گی۔ دوسرے چونکہ دسمبر کے آخر میں زیادہ چھٹیاں ہوتی ہیں۔ اور ان ایام میں زمیندار احباب بھی زیادہ فارغ ہوتے ہیں۔ اس لئے زمیندار پیشہ اور ملازمت پیشہ ہر دو طبقوں کو سہولت رہیگی۔

علاوہ ازیں چونکہ جلسہ میں ابھی کافی وقت ہے۔ اس لئے جوبلی کے پروگرام کی تیاری میں بھی آسانی ہوگی۔ اور ہر انتظام سہولت اور خوبی کے ساتھ تکمیل کو پہنچ سکے گا۔ ایک اور فائدہ اس میں یہ ہوگا۔ کہ جو دوست اپنی کسی مجبوری کی وجہ سے مارچ ۱۹۳۹ء تک جوبلی کا چندہ ادا نہیں کر سکتے۔ اور اس وجہ سے وہ اس تحریک میں چندہ کا وعدہ لکھانے سے رُکے ہوئے ہیں۔ انہیں بھی اس کار خیر میں حصہ لینے کا موقع مل جائے گا:۔

پس احباب اس معاملہ میں اپنے مشورہ سے مرکز کو مطلع فرمائیں۔ اور ایسی اطلاع ناظر صاحب اعلیٰ قادیان کے نام آنی چاہیئے۔ کیونکہ وہی اس کام کے نگران اور منتظم اعلےٰ ہیں۔ مگر یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جب تک اس بارے میں کسی فیصلہ کا اعلان نہ ہو۔ دوستوں کو اپنی جدوجہد اسی اندازہ کے مطابق جاری رکھنی چاہیئے۔ کہ گویا مارچ یا اپریل میں ہی جوبلی ہوگی۔ اور اپنی کوششوں کو سست نہیں ہونے دینا چاہیئے:۔

دوسرا سوال یہ ہے۔ کہ خلافت جوبلی کو منایا کس طرح جائے۔ منانے کا لفظ میں نے عرف عام کے خیال سے لکھا ہے ورنہ مذہبی تقریبوں کے لئے یہ لفظ زیادہ موزوں نہیں۔ بہرحال سوال یہ ہے کہ اس تقریب کی یادگار کو ظاہری شکل و صورت کیا دی جائے۔ سو اصولی لحاظ سے تو یہ ایک فیصلہ شدہ بات ہے۔ کہ ہمارا اس جوبلی کو منانا اس رنگ میں نہیں ہوگا۔ جس طرح کہ دنیا داروں کی جوبلیاں منائی جاتی ہیں۔ بلکہ ہمارا اس تقریب کو منانا بھی ایک خالص مذہبی رنگ میں ہوگا۔ جس میں سلسلۂ حقہ کی تبلیغ و اشاعت اور اس کا استحکام اور خدا کے فضلوں پر شکر گزاری اصل مقصود ہوں گے:۔

جہاں تک سرسری طور پر خیال کیا جاتا ہے۔ یہ تقریب مندرجہ ذیل صورتوں میں منائی جاسکتی ہے:۔

۱۔ قادیان میں ایک پبلک جلسہ نہایت وسیع پیمانہ پر منعقد کیا جائے۔ اس کے لئے سلسلۂ حقہ اور خلافت ثانیہ کے متعلق خاص تقاریر کا پروگرام ہو۔ اور اس کی شرکت کے لئے ہندوستان کے مختلف حصوں سے بلکہ ممکن ہو۔ تو بیرونی ممالک سے بھی کثیر تعداد میں غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب کو قادیان آنے کی دعوت دی جائے۔ اور یہ بھی کوشش کی جائے۔ کہ احمدی احباب بھی اس جلسہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوں۔ اس جلسہ کو حسب دستور زنانہ اور مردانہ ہر دو حصوں میں تقسیم کیا جائے:۔

۲۔ اس تقریب پر سلسلہ کی طرف سے ایک مختصر رسالہ تصنیف کرا کے شائع کیا جائے۔ جس میں سلسلہ کی مختصر تاریخ۔ اس کے مخصوص مذہبی عقائد۔ اس کی غرض و غایت۔ اور اس کے نظام وغیرہ کے متعلق مؤثر اور دلکش پیرایہ میں حالات درج ہوں۔ یہ کتاب نہایت خوبصورت شکل میں طبع کرائی جائے۔ اور جوبلی کے موقعہ پر جو غیر احمدی۔ اور غیر مسلم مہمان قادیان آئیں۔ انہیں جماعت کی طرف سے ہدیۃً دی جائے۔ لیکن احمدیوں میں قیمتاً فروخت ہو۔ تاکہ اس کا خرچ نکل آئے:۔

۳۔ اس تقریب پر "الفضل" کا ایک خاص جوبلی نمبر بھی نکالا جائے۔ جس میں خلافت سے تعلق رکھنے والے مسائل پر بحث ہو۔ اور خلافت ثانیہ کی برکات پر بھی مناسب مضامین ہوں۔ اور کچھ حصہ سلسلہ کے متعلق عام تبلیغی۔ اور علمی مضامین کا بھی ہو۔ اور اگر ممکن ہو۔ تو اس جوبلی نمبر میں مناسب تصاویر بھی درج کی جائیں۔ یہ اخبار کم از کم دس ہزار کی تعداد میں شائع ہو تاکہ ایک رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ منشاء مبارک بھی پورا ہو جائے۔ جو حضور علیہ السلام نے سلسلہ کے ایک رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے متعلق ظاہر فرمایا تھا۔ کہ وہ دس ہزار کی تعداد میں شائع ہو۔

۴۔ اس موقعہ پر یادگار کی غرض سے صحابۂ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک فوٹو بھی لیا جائے۔ جس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ رونق افروز ہوں۔ اسی طرح اس فوٹو میں وہ اصحاب بھی شریک ہوں جنہوں نے خلافت جوبلی فنڈ میں اپنی ماہوار آمد سے کم از کم ڈیڑھ گنا چندہ دیا ہو۔ اگر ایک فوٹو کے لئے یہ تعداد زیادہ سمجھی جائے۔ تو صحابہ اور چندہ دہندگان کا الگ الگ فوٹو لے لیا جائے اور ہر دو میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے شرکت کی درخواست کی جائے:۔

۵۔ اس تقریب پر جلسے کی درمیانی شب کو قادیان کی تمام مساجد منارۃ المسیح مقبرہ بہشتی دفتر حضرت امیر المومنین اور سلسلہ کی دیگر پبلک عمارات پر چراغاں کیا جائے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بھی بعض خوشی کے موقعوں پر ہوا ہے۔ یہ چراغاں خوشی کے طبعی اظہار کے علاوہ تصویری زبان میں اس بات کی بھی علامت ہوگا۔ کہ جماعت کی یہ دلی خواہش اور کوشش ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ سلسلہ کے نور کو بہتر سے بہتر صورت میں اور جلد سے جلد دنیا کے سارے کناروں تک پہونچائے

۶۔ اس تقریب پر جماعت کے نادار یتامےٰ اور بیوگان اور مساکین کی بھی کسی مناسب رنگ میں امداد کی جائے۔ یا کھانا کھلایا جائے۔ جس کی تفصیل بعد میں سوچی جاسکتی ہے۔

۷۔ اس تقریب پر نیشنل لیگ کور اور خدام الاحمدیہ کا بھی قادیان میں ایک شاندار اجتماع کیا جائے۔ اور مناسب صورت میں ان ہر دو کے مفید کاموں کی نمائش ہو؛

۸۔ اگر ممکن ہو تو اس موقعہ پر قادیان میں ایک عظیم الشان جلوس بھی نکالا جائے جس میں ہر جماعت کا علیحدہ علیحدہ دستہ ہو۔ اور ہر دستہ کا علیحدہ علیحدہ جھنڈا ہو۔ جس پر مناسب عبارت لکھی ہو۔ اور اس جلوس میں حمد اور مدح کے گیت گائے جائیں۔ اور مناسب موقعوں پر مختصر تقریریں بھی ہوں۔ اس کی تفاصیل بعد میں سوچی جاسکتی ہیں۔

۹۔ اس تقریب پر قادیان میں ایک پاکیزہ مشاعرہ بھی منعقد کیا جائے۔ جس میں سلسلہ کے چیدہ شعرا سلسلہ احمدیہ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلافت کی برکات کے متعلق اپنے اپنے اشعار پڑھ کر سنائیں۔ اور پھر ان میں سے خاص خاص نظموں کا مجموعہ طبع کرکے شائع کردیا جائے۔ یا پہلے سے ہی انتخاب کراکے طبع کرایا جائے۔ اور مشاعرہ کے موقعہ پر اسے شائع کردیا جائے؛

۱۰۔ اگر ممکن ہو تو صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے اس تقریب پر یہ بھی انتظام کیا جائے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی تصنیفات میں سے جو تصنیفات اس وقت نایاب ہوں۔ انہیں دوبارہ طبع کراکے شائع کیا جائے۔ تاکہ اس قیمتی خزانہ میں سے کوئی حصہ نایاب نہ رہے اور سلسلہ کی تبلیغ میں ایک نئی جان پیدا ہو جائے؛

۱۱۔ اس تقریب پر جماعت کی طرف سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں ایک ایڈریس پیش کیا جائے جس میں اخلاص وعقیدت کے اظہار کے ساتھ خلافت جوبلی فنڈ کے جمع شدہ روپیہ کا چیک پیش کیا جائے۔ اور عرض کیا جائے۔ کہ حضور اس روپیہ کو جس مصرف میں اور جس رنگ میں پسند فرمائیں خرچ فرمائیں؛

۱۲۔ اگر یہ فیصلہ ہو کہ جلسہ سالانہ ۱۹۳۹ء کو ہی جوبلی کا جلسہ قرار دیا جائے۔ تو اس جلسہ کا پروگرام تین دن کی بجائے چار یا پانچ دن کا رکھا جائے تاکہ سارا پروگرام آسانی کے ساتھ پورا ہو سکے؛

اسی طرح کے بعض اور کام بھی سوچے جاسکتے ہیں۔ پس اس بارہ میں بھی احباب کے مشورہ کی ضرورت ہے۔ جو ناظر صاحب اعلےٰ قادیان کے نام آنا چاہیئے۔ میرے نام پر جواب آنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ میرا اس کام کے ساتھ محکمانہ تعلق نہیں ہے۔ محکمانہ تعلق ناظر صاحب اعلےٰ کا ہے۔ پس انہیں کے نام پر مشورہ آنا چاہیئے۔ تاکہ وہ صدر انجمن میں معاملہ پیش کرکے فیصلہ کرسکیں۔ اور ان کے پاس ریکارڈ بھی محفوظ رہے گا؛

ممبران کمیٹی دار الشکر کو اطلاع

۲۱ جنوری ۱۹۳۹ء بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں حسب قواعد ماہ جنوری کا قرعہ ڈالا گیا غلام اللہ صاحب اسلم سیدوالا کے نام قرعہ نکلا

خلافت جوبلی فنڈ میں خان محمد عبداللہ خان صاحب کا

گرانقدر چندہ

خان محمد عبداللہ خان صاحب نے اپنی جانب سے اور اپنی بیگم صاحبہ کی طرف سے خلافت جوبلی فنڈ میں چار ہزار پانسو روپے کا وعدہ کیا تھا۔ چونکہ وقت تھوڑا تھا۔ اور رقم واجب الادا زیادہ تھی۔ جو اس وقت ان کے پاس نقد موجود نہیں تھی۔ اس لئے انہوں نے اس رقم کے عوض دس کنال اراضی واقعہ محلہ دار الفضل متصل احمدیہ فروٹ فارم اس چندہ میں عطا کی ہے۔ یہ اراضی نقشہ آبادی میں شامل ہے۔ اور باقاعدہ راستے چھوڑے ہوئے ہیں؛

دوسرے دوستوں سے بھی توقع ہے کہ وہ بہت جلد اپنے وعدوں کا ایفا کریں گے۔ اور جو دوست نقد ادا نہیں کرسکتے۔ وہ جائداد کی صورت میں ادائیگی کی کوشش فرماکر ممنون فرمائیں گے؛

نیز جو دوست خان محمد عبداللہ خان صاحب والی اراضی جو بہت باموقعہ ہے خریدنا چاہیں وہ اس کے لئے درخواست دے سکتے ہیں؛

صدر خلافت جوبلی فنڈ کمیٹی قادیان

مجلس مشاورت کے لئے نمائندگان کا انتخاب

جیسا کہ اعلان ہوچکا ہے۔ مجلس مشاورت ایسٹر کی تعطیلات میں ۷ و ۸ و ۹ اپریل ۱۹۳۹ء کو ہوگی۔ عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے۔ کہ اپنی اپنی جماعت کے نمائندگان کا انتخاب کرکے جلد دفتر ہذا میں اطلاع دیں انتخاب کے وقت مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھیں۔

۱۔ نمائندگان جماعت میں با اثر اور صاحب رسوخ ہوں۔

۲۔ نمائندگان کے ذمہ چندہ عام۔ حصہ آمد وغیرہ کا بقایا نہ ہو۔ یا دفتر متعلقہ سے مہلت حاصل کرلی ہو؛

۳۔ طالب علم نمائندہ نہیں ہوسکتے۔ نمائندگان اسلامی شعار داڑھی رکھتے ہوں

پرائیویٹ سکرٹری

ضروری اعلان

ناظر صاحب دعوۃ وتبلیغ کی طرف سے اعلان ہوا تھا کہ ضلع مظفر گڑھ میں میاں عبداللہ خان اختر ساکن جتوئی کو سلسلہ کا نمائندہ سمجھا جائے۔ اور جماعتیں ان کے ساتھ تعاون کریں۔ اس کے متعلق اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ میاں عبداللہ خان اختر سکنہ جتوئی کے متعلق یہ بات پایۂ ثبوت کو پہونچ گئی ہے۔ کہ وہ منافقین کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ اور لاہور میں کئی احمدیوں نے انہیں مصری صاحب کے لڑکے مبارک احمد کے ساتھ باتیں کرتے دیکھا۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ ہرگز سلسلہ کی طرف سے نمائندہ نہیں ہیں۔ اور جماعت کو تا اطلاع ثانی ان سے ہوشیار رہنا چاہیئے؛

ناظر امور عامہ قادیان

کلام اللہ کے معانی کرنے میں سیاق کلام کی اہمیت

بعض اوقات ایک ایسا مضمون جس کے متعلق قطع نظر اس کے کہ ازروئے تحقیق وہ کہاں تک صائب یا غیر صائب ہوتا ہے۔ اس غرض سے شائع کر دیا جاتا ہے۔ تاکہ کسی اور صاحب کو کسی قابل تحقیق و تحمیص بات کی طرف توجہ پیدا ہو۔ پس کسی ایسے مضمون کی اشاعت سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ اس میں جو نظریہ پیش کیا گیا ہے۔ وہ ثابت شدہ حقیقت ہے۔ اسلامی مورخین اور مفسرین نے ہر قسم کی روائت کو پیش کر کے تنقید و تحقیق کا دائرہ بہت وسیع کر دیا ہے۔ چودھری نعمت اللہ صاحب گوہر کا مضمون جسے "الفضل" مورخہ ۴ فروری میں شائع کیا گیا ہے۔ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کے مندرجہ ذیل قابل قدر مضمون کے لکھنے کا محرک ہؤا۔ اور ممکن ہے۔ کہ واقعات کی تفسیر کے متعلق مزید قیمتی معلومات حاصل ہوں:۔

وَلٰکِنْ شُبِّہَ کے خلاف سیاق معنی

عرصہ ہؤا۔ ایک غیر احمدی دوست سے جو بغرض تحقیق دارالامان آئے ہوئے تھے۔ عقائد احمدیہ کے متعلق میری گفتگو ہوئی۔ دوران گفتگو میں انہوں نے وَلٰکِنْ شُبِّہَ لَہُمْ کی آیت کا مشہور تفسیری ترجمہ میرے سامنے پیش کر کے کہا۔ کہ اس آیت کے یہ معنی ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کسی کو شبیہہ بنایا گیا تھا۔ جسے یہودیوں نے عیسیٰ علیہ السلام سمجھ کر سولی پر چڑھا دیا۔ اور یہ کہ خدا تعالےٰ ہر بات پر قادر ہے۔ میں نے کہا۔ قدرت یا عدم قدرت کا جہاں تک سوال ہے۔ میں بھی یقین رکھتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ قادر مطلق ذات ہے لیکن پہلے آپ یہ تو ثابت کریں۔ کہ اس آیت کے یہ معنی ہیں۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام کا شبیہہ بنایا گیا تھا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَمَا قَتَلُوْہُ وَمَا صَلَبُوْہُ یعنی انہوں نے اس کو قتل نہیں کیا۔ اور نہ اس کو صلیب دیا۔ ضمیر (ہٗ) جس کے معنی "اس کو" ہیں۔ یہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے لئے ہے۔ اس کو قتل نہیں کیا گیا یعنی عیسےٰ علیہ السلام کو قتل نہیں کیا۔ وَلٰکِنْ شُبِّہَ۔ فعل شُبِّہَ میں جو ضمیر مستتر (پوشیدہ) ہے۔ اسے اگر ظاہر کیا جائے۔ تو وہ ھُوَ ہوگی۔ اور یہ آیت یوں ہوگی۔ وَلٰکِنْ شُبِّہَ ھُوَ اور اس کے معنے یہ ہوں گے۔ لیکن وہ شبیہہ بنایا گیا۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام شبیہہ یعنی ہم شکل بنایا گیا۔ اور اس کے یہ معنے ہوئے۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی شکل کسی اور شخص کی شکل پر تبدیل کی گئی۔

پس اگر شُبِّہَ کے معنے شبیہہ بنانے کے لئے جائیں۔ تو اس سے یہ کہاں نکل آیا۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا شبیہہ قتل کیا گیا۔ اس مفہوم کو ادا کرنے کے لئے تو یوں آیت ہونی چاہیئے تھی۔ وَلٰکِنْ قُتِلَ شَبِیْہُہٗ لیکن یوں نہیں۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ "حضرت عیسےٰ ہمشکل بنایا گیا"

سیاق کلام

اب یہ معنے سیاق کلام سے اتنے دور ہیں۔ جتنا کہ مغرب مشرق سے۔ سیاق کلام اس غرض کو کہتے ہیں جس کے لئے کلام کیا جاتا ہے۔ اور یہاں یہ ہے۔ کہ یہودی کہتے ہیں۔ کہ ہم نے مسیح کو قتل کر دیا۔ اس کا جواب یہاں تک تو معقول ہے۔ کہ قتل نہیں کیا گیا۔ صلیب نہیں دیا گیا۔ مگر اس کا کیا محل و موقعہ کہ مسیح کو کسی دوسرے شخص کا ہم شکل بنایا گیا۔ اس سے تو سیاق کلام غائب ہو جاتا ہے۔ یہاں مسیح کے ہم شکل بنائے جانے کا نہ سوال تھا۔ اور نہ کبھی کسی کے خیال میں آیا۔ کہ مسیح کی صورت و شکل تبدیل کی گئی تھی۔ اول تو حضرت مسیح علیہ السلام کا کسی کے ہم شکل بنائے جانے کا کبھی سوال ہی نہیں پیدا ہؤا۔ کہ اس کے متعلق یہ کہا جا سکے۔ کہ گو قتل کے مضمون سے تو لا تعلق بات ہے۔ مگر واقعہ تو ہؤا تھا کہ مسیح کی شکل تبدیل کی گئی تھی۔ اور یہ کہ ایک زائد بات بیان کی گئی ہے۔ مگر ایسا واقعہ نہ ہؤا۔ اور نہ کبھی کسی کے خیال میں آیا۔ کہ مسیح کی شکل تبدیل کی گئی۔ پس ہر لحاظ سے ایک غیر متعلق بات کے کیا معنے۔ اور اس کا سیاق کلام سے کیا تعلق؟

یہ سوال میں نے جب غیر احمدی دوست سے کیا۔ تو وہ قرآن مجید میں ادھر ادھر دیکھ کر کہنے لگے۔ کہ کوئی جوڑ تو معلوم نہیں ہوتا۔ اور دریافت کیا۔ کہ یہاں آگے پیچھے حضرت مسیح کے سوا کسی اور شخص کا تو ذکر نہیں۔ میں نے کہا۔ یہاں اور کسی شخص کا ذکر نہیں۔ البتہ ہمارے مسلمان بھائیوں نے ایک اور غیر متعلق بات یہاں اپنی طرف سے بڑھا دی ہے اگر شُبِّہَ کے معنے ہم شکل بنائے جانے کے کئے جائیں۔ تو پھر جیسا کہ میں بتلا چکا ہوں۔ کہ آیت یہ کہتی ہے کہ مسیح کو ہم شکل بنایا گیا۔ مگر مسلمان بھائی کہتے ہیں کہ کسی دوسرے شخص کو مسیح کا ہم شکل بنا دیا گیا۔ یک نہ شد دو شد یعنی ایک غیر متعلق بات نعوذ باللہ۔ اللہ تعالےٰ نے بیان کی۔ یعنی یہ کہ مسیح کو ہم شکل بنایا گیا۔ اور دوسری غیر متعلق بات مسلمانوں نے اپنی طرف سے گھڑ لی۔ کہ کسی دوسرے شخص کو مسیح کا ہم شکل بنایا گیا اور اس طرح سیاق کلام کو چھوڑ کر غلطی پر غلطی ہونے لگی۔

پس قرآن مجید کے معانی کرنے میں جہاں کبھی سیاق کلام کو نظر انداز کیا جائیگا اسی طرح سے غلطیاں پیدا ہوں گی۔ اور ممکن ہی نہیں۔ کہ تسلسل بیان کی صورت پیدا ہو۔ لیکن جہاں سیاق کلام کو سامنے رکھ کر اس کے مطابق لفظ کے معنی کئے جائیں تو ساری آیتیں خوبصورت موتیوں کی لڑی کی طرح از خود پروئی جاتی ہیں۔

شُبِّہَ کے مطابق سیاق معنی

میں نے ان سے کہا۔ کہ سیاقِ کلام اس جگہ یہ ہے۔ کہ یہودی کہتے ہیں۔ انہوں نے مسیح کو قتل کر دیا۔ اس سیاق کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر شُبِّہَ کے یہ معنے کئے جائیں۔ کہ واقعہ قتل ان کے لئے مشتبہ کر دیا گیا۔ تو اس صورت میں لفظ شُبِّہَ کا تعلق واقعہ قتل کے متعلق یہودیوں کے اس شک و شبہ کے ساتھ ہوگا۔ جو ان کے ذہن میں پیدا ہؤا۔ نہ کہ مسیح یا کسی اور شخص کی شکل و صورت کی تبدیلی سے۔

اب مابعد کی آیت پڑھ کر دیکھ لیں۔ کہ اس کا ہر ایک ٹکڑہ اس بات کی تائید کرتا ہے۔ کہ یہ شک و شبہ واقعہ قتل اور یہودیوں کے خیال سے متعلق ہے۔ وَمَا قَتَلُوْہُ یَقِیْنًا۔ اور اس کو یقینی طور پر قتل نہیں کیا۔ یقین کا تعلق ایک طرف قتل سے ہے۔ اور دوسری طرف یہودیوں سے ہے کہ انہوں نے اس قتل کو حدِ یقین تک نہیں پہنچایا۔

۲۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِیْہِ لَفِیْ شَکٍّ مِّنْہُ۔ جن لوگوں نے واقعہ قتل میں اختلاف کیا۔ یقیناً وہ اس کے متعلق شک میں ہی تھے اور ہیں۔ لفظ شک کا تعلق بھی واقعہ قتل سے اور یہودیوں کی ذہنی کیفیت سے ہے۔ نہ کہ مسیح وغیرہ کی شکل کی تبدیلی سے۔

۳۔ مَا لَہُمْ بِہٖ مِنْ عِلْمٍ۔ انہیں اس کا علم نہیں۔ کہ واقعہ صلیب و قتل کے متعلق کیا تدبیر اختیار کی گئی۔ یہ حصۂ آیت بھی یہودیوں اور عیسائیوں کی ذہنی کیفیت سے متعلق ہے۔ اور سابقہ مضمون متعلق شُبِّہَ کو لاعلمی کے الزام سے مضبوط کرتا ہے۔

۴۔ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ۔ محض گمان کی ہی پیروی ہے۔ علم و یقین حاصل نہیں۔ یہ آیت بھی سابقہ مضمون کی تائید کرتی ہے۔

قتلِ غیر یقینی - امر مشکوک - لاعلمی - ظنی بات - یہ چاروں امر ایک اور ایک ہی مشترک مفہوم پر دلالت کرتے ہیں - اور ان کے معانی میں تجانس و تشاکل پایا جاتا ہے - یعنی وہ آپس میں ہم جنس اور ہم شکل ہیں - ان کے درمیان کسی قسم کا تضاد و مغایرت نہیں - سیاق کلام کا سب سے بڑا کام یہی ہوتا ہے - کہ الفاظ و معانی میں ربط و ضبط اور تسلسل و قوتِ استدلال پیدا کر دیتا ہے - اور جزو کے ساتھ اس کا جوڑ نمایاں نظر آتا ہے - مندرجہ بالا چاروں امور میں دیکھ لیں - کہ آیا یہ سب شبہ والے معنی کے اعتبار سے ایک دوسرے سے پیوستہ ہیں یا نہیں - گویا یہ چار قرینے ہیں - جو وضاحت سے بتلاتے ہیں - کہ یہاں کسی کی شکل کی تبدیلی کا سوال نہیں - بلکہ قتل کے یقینی طور پر وقوع پذیر ہونے یا نہ ہونے کا سوال ہے - اور یہی وہ بات ہے جو یہودیوں کی طرف سے کہی جاتی ہے - کہ مسیح کو ہم نے صلیب پر قتل کر دیا - اور یہ کہ وہ حسب شریعت تورات سولی کے ذریعہ لعنتی موت مرا اور اس کا رفع روحانی نہیں ہوا - اللہ تعالیٰ ان کی اس بات کی تردید فرماتا - اور کہتا ہے - کہ واقعہ قتل کو تو ان کے لئے مشتبہ کر دیا گیا تھا - اور انہوں نے یقینی طور پر اسے قتل نہیں کیا - دلیل اس کی یہ ہے کہ جب صلیب کا واقعہ ہوا - تو اس وقت ہی ان کے درمیان یہ اختلاف ہوا تھا - کہ آیا وہ صلیب پر مرا ہے یا نہیں ایک فریق کہتا تھا کہ مر گیا ہے - اور دوسرا کہتا تھا کہ نہیں مرا - اس لئے وہ اس بارہ میں یقیناً شک میں ہیں - اور باوجود اس کے محض ایک ظنی بات کے وہ پیچھے لگ گئے ہیں -

خلافِ سیاق بیان میں بے ربطی

اب دیکھو سیاق کلام کو سامنے رکھ کر کس خوبصورتی سے آیات آپس میں پیوستہ و مدلل نظر آتی ہیں - اور کس طرح سیاق کلام آیت کے ہر جزو کے ساتھ مطابقت کھاتا ہے - مگر ادھر سیاق کو نظر انداز کر دیں - اور پھر دیکھیں کہ کیا بھونڈا بیان رہ جاتا ہے جو کسی طرح بھی مابعد کے ٹکڑوں پر چسپاں نہیں ہو سکتا - مثلاً اختلفوا فیہ کے حصہ کو لیں - اور دیکھیں کہ آیا مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام یا کسی اور شخص کی صورت و شکل کی تبدیلی کے متعلق کبھی کوئی اختلاف واقعہ صلیب کے وقت ہوا یا نہیں - اس امر کے متعلق تو اس موقعہ پر کبھی کوئی اختلاف نہیں ہوا مسلمانوں کے درمیان مروجہ خیال بہت بعد کی اختراع ہے - یا یہ حصہ آیت لیں - ما لھم بہ من علم - اور اس کا یہ ترجمہ کریں - ان کو اس تبدیلیٔ شکل کے متعلق کوئی علم نہیں - الا اتباع الظن - یونہی گمان کر رہے ہیں - کہ اس کی شکل تبدیل ہو گئی ہے - اس سے بڑھ کر قابلِ ہنسی اور کیا بیان ہو سکتا ہے - کہ انہیں شکل کی تبدیلی کا کوئی علم نہیں - اور نہ کبھی انہیں اس بارہ میں شک ہوا - اور کہا یہ جائے - کہ وہ اس کے متعلق محض گمان کی پیروی کر رہے ہیں - اگر شکل کی تبدیلی میں وہ گمان ہی کی پیروی کرنے والے ہیں - تو پھر انہیں اس شکل کی تبدیلی کے متعلق کچھ علم تو ہونا چاہیئے تھا خواہ ان کا یہ علم ظنی ہی ہوتا - اور ان کو اس کے متعلق کچھ کہنا بھی چاہیئے تھا - خواہ وہ اتنا ہی کہتے کہ مسیح کی شکل تبدیل نہیں ہوئی تھی - مگر ان کی طرف سے اس تبدیلیٔ شکل کا تو کوئی ذکر نہیں ہوتا - ہاں اگر ذکر ہوتا ہے تو اس بات کا کہ ہم نے مسیح کو قتل کر دیا - اگر یہ کہا جائے - کہ چونکہ شکل کی تبدیلی کا یہودیوں یا عیسائیوں کو علم ہی نہیں ہوا تھا - اس لئے ان کے درمیان یہ سوال پیدا نہیں ہو سکتا تھا کہ آیا یہ مسیح ہے جسے صلیب پر چڑھایا گیا ہے - یا کوئی اور تو یہ توجیہہ سراسر باطل ہے - کیونکہ آیت ولکن شبہ لھم کے بعد آیت ان الذین اختلفوا فیہ سے صاف معلوم ہوتا ہے - کہ جس امر کے متعلق شبہ پیدا کیا گیا تھا - اس امر مشتبہ کے بارے میں صلیب دینے دلانے والوں میں ضرور اختلاف ہوا تھا - پس اگر یہ امر مشتبہ شکل و صورت کی تبدیلی تھی - تو لامحالہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ واقعہ صلیب کے وقت بعض نے کہا ہوگا - کہ مسیح نہیں بلکہ کوئی اور صلیب پر چڑھایا گیا ہے - مگر اناجیل اربعہ اور تاریخ قدیم سے اس امر کے متعلق کسی قسم کے اختلاف کا قطعاً کوئی پتہ نہیں چلتا - ہاں اس اختلاف کا پتہ ضرور ملتا ہے کہ آیا حضرت مسیح صلیب پر مر گئے ہیں یا ابھی زندہ ہیں - یہودیوں کو بھی یہ شبہ ہوا - حواریوں کو بھی اور ارباب حکومت کو بھی - لیکن برعکس اس کے شکل کی تبدیلی کے متعلق تو نہ کسی کو شک ہوا - نہ اختلاف - نہ کسی کے وہم و گمان میں یہ آیا - کہ شائد مسیح کی شکل تبدیل کی گئی ہے - اور نہ یہ خیال کسی کو آیا - کہ کوئی اور شخص غلطی سے سولی پر چڑھا دیا گیا ہے - اس لئے الا اتباع الظن کی شق بھی کسی طرح پر دوسرے معنے پر چسپاں نہیں ہوتی - یعنی یہ ثابت نہیں ہوتا - کہ کسی نے یہ گمان کیا ہو کہ یہ شکل جو تبدیل شدہ نظر آتی ہے مسیح کی نہیں بلکہ کسی اور کی ہے - خصوصاً جبکہ ما لھم بہ من علم انہیں اس تبدیلیٔ شکل کا علم تک نہیں ہوا - تو ان کے وہم و گمان میں یہ کیونکر آگیا - کہ یہ شکل تبدیل شدہ ہے - اور اس گمان کے پیروی کرنے کے کیا معنے ؟ دیانتداری سے بتلائیں کہ آیا یہود و عیسائی اپنے اس گمان کی پیروی کر رہے ہیں - کہ مسیح یا غیر مسیح کی شکل تبدیل ہو گئی تھی - یا اس گمان کی پیروی ہے کہ انہوں نے مسیح کو قتل کر دیا -

غرض شبہ کے ہم شکل بنائے جانے کے معنی کرنے سے اس آیت کی کوئی شق بھی اس مفہوم پر کسی طرح چسپاں نہیں ہوتی - لیکن اگر اس کے یہ معنی کئے جائیں کہ واقعہ قتل یہودیوں کے لئے مشتبہ کر دیا گیا تھا - تو پھر اس صورت میں یہ شق یعنی ما لھم بہ من علم نہایت خوبی سے برمحل چسپاں ہو جاتی ہے - یعنی واقعہ قتل کو جس طریق سے ان کے لئے مشتبہ بنایا گیا تھا - اس کا ان کو علم نہیں جس کی وجہ سے اب ان کے پاس صرف ظنی اور شکی بات ہی ہے - یعنی یہ ظنی بات ہے - کہ مسیح کو انہوں نے قتل کیا تھا -

غرض سیاق کلام کو مدنظر رکھ کر معانی کرنے سے آیت کی تمام شقیں اپنے اصل محل پر اس بیٹھتی ہیں - مگر اسے چھوڑ کر اتباع ظن کی مشہور سواری خبطِ عشواء پر سوار ہونا اور اپنی عقل و فکر کی باگ ڈور کو اس اندھی سواری کے سپرد کرنا ہوگا - خیال خام تو اس بے لگامی کو برداشت کرے گا - مگر آیات بینات اسکو ہرگز برداشت نہیں کرسکتیں - پس آیات کے صحیح معانی کرنے کے لئے سب سے پہلے سیاق کلام کی جستجو اور تعیین کرنی ازبس ضروری ہے - پھر اس کے تتبع میں لغت اور دیگر آیات کی مدد سے اس سیاق کو اول سے آخر تک تطبیق کرنے کی دیانتدارانہ کوشش کرنی چاہیئے - اور اس میں اپنے کسی خیال کا تتبع نہیں کرنا چاہیئے -

سورۂ والتین کی خلافِ سیاق تفسیر

اس مضمون کے لکھنے کے لئے جس بات نے مجھے تحریک کی ہے - وہ "الفضل" مورخہ ۴ فروری کا وہ مضمون ہے - جس میں التین کی تفسیر کی گئی ہے - قطع نظر اس سے کہ گوتم بدھ ان خدارسیدہ لوگوں میں سے ہیں جنکا ذکر (لم نقصصھم) قرآن مجید میں نہیں کیا گیا - اور یہ کہ مجہول غیر مذکور کے غیر معلوم واقعہ کی قسم زیر بحث مسئلہ کے ثابت کرنے کے لئے بے معنی اور متبادر الی الذہن نہ ہونے کی وجہ سے بے اثر ہے - چاروں آیتوں میں وہ معنوی تجانس اور ربط و ضبط بھی مفقود ہو جاتا ہے - جو سیاق کلام کا خاصۂ لازمہ ہے چونکہ بعض احمدی احباب بھی بعض دفعہ اتباع ظن کے چکر میں آکر سیاق کلام کو چھوڑ کر معنی کر دیتے ہیں - اس لئے میں نے چاہا کہ سیاق کلام کی اہمیت کو واضح کرنے کے لئے احباب کے سامنے آیات بینات میں سے ایک عام مثال رکھوں - تاکہ انہیں کلام اللہ کے معانی کرنے میں

سرگزشت بازگشت

کہاں گیا وہ زمانہ عجب زمانہ تھا
کہ جب مسیحِ محمدؐ کا کارخانہ تھا

خدا کی وحی کو ہم صبح و شام سنتے تھے
کلام آپ کا ذاتی بھی عارفانہ تھا

یہ قادیان ہی تھا جس نے یہ شرف پایا
نہ سینٹ پال نہ کلیسا نہ درگیانہ تھا

معاندین کا تعض و عناد کیا کہئے
زبان آگ اگلتی تھی اک زبانہ تھا

مخالفین اڑاتے شرر شرارت کے
دہن نہیں تھا وہ آتش فشان دہانہ تھا

غضب کی آگ اہنسا سے بجھ گئی آخر
مسیحِ احمدِ مختار کا زمانہ تھا

دکھایا خلقِ محمدؐ تو ہو گئے نادم
رویہ جن کا نہایت ہی خودسرانہ تھا

سمجھ رہے تھے جسے بوتھہ بیوقوفی سے
کھلی جو آنکھ تو دیکھا دُر یگانہ تھا

ہزاروں دل ہو جاتے تھے حُسن پر قربان
کہ نقش خوب تھے انداز دلبرانہ تھا

ہماری قسمتِ خوش نے ہمیں بھی دکھلائی
وہ بزم ناز کہ جس میں مئے و مغانہ تھا

نظر پہاڑ مصائب کے آ رہے تھے مگر
انہی میں ایک نہاں قیمتی خزانہ تھا

مقابلے پہ جو نکلا تباہ ہو کے رہا
کہ یہ نشانہ خداوند کا نشانہ تھا

جنہوں نے ساتھ دیا شاد کام و صل ہوئے
یہی صِلہ تھا۔ کہ رنگ ان کا عاشقانہ تھا

بہار آئی گلستانِ احمدیت میں
زبانِ شوق پہ عُشاق کی ترانہ تھا

بدل گئی جو کبھی ایک نگاہ ساقی کی
تو اس بساط پہ نے چنگ نے چگانہ تھا

نگاہِ لطف و کرم کی نوازشیں نہ رہیں
کہ گویا زخمِ جگر۔ دردِ دل۔ بہانہ تھا

نگاہِ یار کی وہ دلنوازیاں نہ رہیں
وہ دکھ بھری جو کہانی ہے کیا فسانہ تھا؟

مگر نہ جوش ہی کم تھا۔ نہ ہوش ہی کم تھا
سنبھل کے بیٹھ گئے لب پہ پھر ترانہ تھا

وہی جبین وہی آستانۂ دلدار
وہی ترنمِ بلبل بہ آشیانہ تھا

اندھیری رات گئی آفتاب پھر نکلا
خدا کا شکر کہ روشن غریب خانہ تھا

رہی نہ کوئی بھی الجھن سلجھ گئے گیسو
کہ دستِ قدرتِ ثانی میں ایک شانہ تھا

تمام زنگ ہمارے دلوں کے دور ہوئے
یہ کام قوتِ قدسی کا معجزانہ تھا

نوازشات ہیں پیہم ہماری حالت پر
بہ خاص فضلِ خداوند ایں زمانہ تھا

وفا شعار ہیں برطانیہ حکومت کے
کہ ہم رعایا ہیں حق اس کا خسروانہ تھا

جہاد و صدقہ و صوم و صلوٰۃ حج و زکوٰۃ
یہی طریق یہی طرزِ مومنانہ تھا

ریاضتِ بارئ خدمتِ عوام الناس
سلوک بچوں سے اپنے مربیانہ تھا

یہ وہ روش ہے کہ جس پر چلا دیا ہم کو
ملاکِ امرِ محمدؐ کا آستانہ تھا

کسی کے حسن کے جلووں نے کر دیا بے تاب
تو زیرِ سایۂ دیوار ہی ٹھکانہ تھا

وطن کی یاد ہمیں کیا ستائے گی اکمل
دیارِ یار کا قسمت میں آب و دانہ تھا

[illegible]

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچہزاری سپاہیوں والی فوج میں شمولیت کا فخر حاصل کرنے کا آخری وقت

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔

"میں سمجھتا ہوں۔ اگر کوئی شخص ثواب سے محروم رہتا ہے۔ تو اپنے کسی خلل کی وجہ سے رہتا ہے۔ یہ نظام کا کوئی سوال نہ تھا۔ کہ عہدہ داران کے ماتحت رہ کر ہی کرنا ضروری تھا۔ ہر شخص اپنے طور پر رقم بھیج سکتا ہے۔ یا اپنا نام لکھوا سکتا ہے۔ اسے کس نے روکا تھا۔ کہ علیحدہ طور پر حصہ نہ لیتا۔ جو لوگ کسی ایسی وجہ سے ثواب سے محروم رہیں۔ ان کی اپنی ہی غلطی ہے۔"

"جن کے وعدوں کی منظوری کی اطلاع دفتر سے نہیں پہنچی۔ ان کو بھی چاہیئے۔ کہ اچھی طرح سے اطمینان کر لیں۔ ایسا نہ ہو۔ کہ رہ جائیں۔ ابھی وقت ہے۔ کہ وہ اصلاح کرا لیں۔ لیکن اگر انہوں نے نہ کرائی۔ تو پھر یہ عذر نہیں سنا جائے گا۔ کہ ہم نے وعدہ بھیج دیا تھا سکرٹری یا پریذیڈنٹ پر ذمہ داری ہے۔ یہ تحریک چونکہ طوعی ہے۔ اس لئے ہر فرد میرے سامنے براہ راست ذمہ وار اور جوابدہ ہے۔ پس ہر فرد کو اچھی طرح سے یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ صرف ان ہی کے وعدے قبول کئے جائیں گے جو وقت پر پہنچا دیں گے۔ اگر کسی جماعت کے سکرٹری یا پریذیڈنٹ سستی کرتے ہیں۔ تو دوستوں کو چاہیئے کہ خود براہ راست وعدے بھیج دیں۔ اگر انہوں نے خود نہ بھیجے۔ تو ہم یہی سمجھیں گے۔ کہ عہدہ داران کی سستی میں وہ خود بھی شامل ہیں۔"

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ان واضح ارشادات سے ظاہر ہے۔ کہ ہر فرد کو عام اجازت ہے۔ کہ تحریک جدید کا وعدہ براہ راست حضور کی خدمت میں بھیج دے اسے کسی قسم کی روک نہیں۔ کیونکہ یہ تحریک طوعی ہے۔ اور ہر شخص ذاتی طور پر اپنے اخلاص اور اپنی قربانی کے پیش کرنے کا براہ راست ذمہ دار اور جوابدہ ہے۔ اس میں نظام کا کوئی سوال نہیں۔ پس تحریک جدید سال پنجم کے وعدے جن جماعتوں کے تا حال نہیں پہنچے۔ ان جماعتوں کے افراد کو چاہیئے۔ کہ اپنا وعدہ حضور کی خدمت میں براہ راست بھیج دیں۔ کیونکہ اب وقت ختم ہو رہا ہے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ دس فروری گزر جائے اور ان کا وعدہ پیش نہ ہو۔ اور اس طرح وہ اس نیکی میں جس کا موقعہ اللہ تعالےٰ نے صدیوں کے بعد عطا فرمایا ہے۔ محروم رہ جائیں۔ اور ان کے دل میں پھر ندامت اور حسرت پیدا ہو کہ کاش ہم نے وقت پر خود وعدہ پیش کر دیا ہوتا۔ پس ندامت کا وقت آنے سے پہلے اپنے لئے زادِ راہ مہیا کر لیں۔ کیونکہ ندامت بعد میں کوئی فائدہ نہ دے گی۔ پس تحریک جدید سال پنجم کی مالی قربانی کے لئے اس اعلان کے پڑھتے ہی سب سے پہلے یہ کام کریں کہ اپنا وعدہ لکھ کر حوالۂ ڈاک کر دیں۔ تا آپ کا نام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فوج میں شامل ہو جائے۔ اور تاریخ احمدیت میں محفوظ ہو جائے۔ فنانشل سکرٹری تحریک جدید

بیرونی مجالس خدام الاحمدیہ کیلئے اعلان

قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ بیرونی مجالس کے عہدیداران یا دیگر احباب مجلس سے متعلق کام کے سلسلہ میں خط و کتابت کرتے ہوئے صرف "سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ" کا پتہ تحریر فرمایا کریں۔ مگر بعض احباب اس پتہ کے ساتھ نام تحریر کر دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے بعض دفعہ جواب میں تاخیر ہو جاتی ہے۔ لہٰذا دوبارہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مذکورہ پتہ کافی ہے۔ نام لکھنے کی ضرورت نہیں۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ

اہم ملکی حالات اور واقعات

مرکزی اسمبلی میں اہم سوالات کے جواب

۶ر فروری کو مرکزی اسمبلی کا جو اجلاس دہلی میں ہوا۔ اس میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ڈیفینس سکرٹری نے کہا۔ کہ ہندوستان کے محکمہ ہوائی میں ہندوستانی افسروں کی تعداد ۱۸ ہے۔ ایک اور سوال کے جواب میں کہا۔ یکم اپریل سے ۳۱ دسمبر ۱۹۳۸ء تک وزیرستان میں مقررہ رقم کے علاوہ تقریباً ۳۲ لاکھ روپیہ زیادہ خرچ آیا۔ اس عرصہ میں ۵۵ فوجی ہلاک اور ۲ صد ہلاک زخمی ہوئے۔ وزیرستان میں عام طور پر فوج کی تعداد ۱۸۲۲۲ ہوتی ہے۔ لیکن گزشتہ سال کے آخر میں اس کی تعداد ۲۳۶۷۸ تھی۔

توپ خانہ کے متعلق ڈیفنس سکرٹری نے جو اعداد و شمار پیش کئے۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اس محکمہ میں ہندوستانیوں کی تعداد ۶۰ فیصدی ہے۔

ایک سوال کے جواب میں کہا گیا۔ کہ چیٹفیلڈ کمیٹی کی رپورٹ شائع نہیں کی جائے گی۔ اور نہ ہی اسے اسمبلی میں پیش کیا جائیگا۔ ایک ضمنی سوال کے جواب میں بتایا کہ تخمینہ لگایا گیا ہے کہ ہندوستان کے خزانہ سے تقریباً ۷۲ ہزار روپیہ اس کمیٹی پر خرچ آیا ہے۔

ہندوستان میں یہود کو آباد کرنے کے متعلق ایک سوال کے جواب میں حکومت کی طرف سے کہا گیا۔ کہ یہود کو ہندوستان میں وسیع پیمانہ پر آباد کرنے کی کوئی تجویز زیر غور نہیں حال ہی میں وزیر ہند کے ساتھ اس امر کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ تھوڑی تعداد میں موزون یہودی پناہ گزینوں کو آباد ہونے کی اجازت دی جائے گی۔ ان کی طرف سے جرمن یہود کی کونسل یا اس کی برانچ سے بمبئی میں کھولنے کی تجویز ہے۔ یہ یقین دلانے کے لئے کہ پانچ سال تک گورنمنٹ بے شک ان یہود پر کچھ خرچ نہ کرے۔ اور اگر اس عرصہ کے دوران میں ان کے لئے روزگار مہیا نہ کیا جا سکا۔ تو انہیں انگلینڈ واپس کر دیا جائے گا۔ اس عرصہ میں جو لوگ با روزگار ہو نگے۔ ان کے متعلق یہ سمجھا جائیگا۔ کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہوگئے ہیں۔

فیڈریشن کا عدم نفاذ ملک کو تباہ کر دیگا

سر چھوٹو رام سنگھ سابق وزیر زراعت پنجاب نے ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ اگرچہ دیہات پر ابھی تک سادگی اور دور افتادگی کا زنگ چھایا ہوا ہے۔ تاہم کمیونسٹ پراپیگنڈا کے اثرات وہاں بھی پہنچنے شروع ہو گئے ہیں۔ اگر اس پراپیگنڈا کے طوفان نے دیہاتی عوام کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ تو سوسائٹی کی بنیادیں ہل جائیں گی۔ ایسی تخریبی طاقتوں پر قابو پانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

کانگرس کے بعض چوٹی کے لیڈروں کا کمیونزم کی طرف رجحان کانگرس کی سابقہ روایات اور حقائق کے منافی ہے۔ کانگرس کے سامنے اس وقت دو راستے ہیں۔ یا تو وہ اپنی آئینی قوت کا فائدہ اٹھا کر ملک کو آگے لے جانے کے لئے فیڈریشن قبول کرے۔ یا انقلاب کا دوسرا راستہ اختیار کرے۔ اور ہندوستان کو مختلف مفاد کے تصادم میں تباہ ہونے کے لئے جھونک دے۔

اسی سلسلہ میں یہ بھی کہا ہے کہ ہمیں توقع رکھنی چاہئے۔ کہ وائسرائے ہند فیڈریشن کے مخالفوں کی دھمکیوں سے مرعوب نہیں ہونگے۔ انہیں اس بات کا یقین رکھنا چاہئے۔ کہ فیڈریشن کا نفاذ ہندوستان کی ایسی تمام طاقتوں کو مرکز میں جمع کر دے گا۔ جو تخریبی اور مخالفانہ طاقتوں پر قابو پانے کے سلسلہ میں فیڈرل گورنمنٹ کے ہاتھ مضبوط کرنے کا موجب بن سکتی ہیں۔ اگر کانگرسی وزارتیں مستعفی ہو جائیں۔ اور گورنروں کو صوبائی حکومتوں کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لینے پر مجبور ہونا پڑے۔ تو اس صورت میں ان کا فرض ہوگا۔ کہ وہ عوام کی اقتصادی بہبودی کے قطعی پروگرام اور پالیسی کے مطابق حکومت کا کام چلائیں۔

ہندو مسلمانوں کے حقوق کے متعلق کانگرس کی ہدایات

باردولی میں کانگرس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس کے بعد ہائی کمانڈ کی طرف سے کانگرسی وزارتوں کو جو ہدایات دی گئیں۔ ان کے متعلق جو کچھ پتہ لگا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ (۱) وزارتوں کو مشورہ دیا گیا ہے۔ کہ وہ فرقہ وارانہ فیصلہ کی جگہ ہندوؤں اور مسلمانوں میں باہمی تصفیہ کو عملی جامہ پہنائیں۔ طاقت کے استعمال کے بغیر فرقہ وارانہ اختلافات کا تصفیہ باہمی رضامندی سے کیا جائے۔ (۲) ہندوؤں کو مسجدوں کے سامنے باجا بجانے کی اجازت دی جائے۔ مگر وہ مسلمانوں کی نماز میں خلل انداز نہ ہوں۔ نہ ہی مسجدوں کے نزدیک کوئی قابل اعتراض مظاہرہ کیا جائے (۳) مسلمانوں کو مذہبی حقوق کے طور پر گائے کشی کی اجازت ہو۔ مگر شارع عام پر اور ایسی جگہوں پر گاؤکشی نہ کی جائے۔ جہاں سے ہندو دیکھ سکیں۔ گاؤکشی سے پہلے مسلمان کوئی جلوس نہ نکالیں۔ نہ ہی کوئی مظاہرہ کریں۔ (۴) اتفاق رائے سے میونسپل کمیٹیوں یا دیگر عمارتوں پر قومی جھنڈے لہرائے جائیں (۵) مسلمانوں کو بندے ماترم کے گیت کے لئے ہندوؤں پر کوئی اعتراض نہ ہونا چاہئے۔ وہ اگر یہ گیت نہ گانا چاہیں تو ان کی مرضی۔ مگر وہ دوسروں کو اس کے گانے سے نہ روکیں۔ (۶) مسلمانوں کی تعلیم کے لئے مزید سکول کھولے جائیں۔ (۷) لوکل باڈیز اور ملازمتوں میں اقلیتوں کو کافی نمائندگی دی جائے مگر قابلیت کا خیال رکھا جائے (۸) اقلیتوں کے تمدن۔ زبان۔ اور مذہب کی حفاظت کی جائے۔

فلسطین کانفرنس اور مسلمانان ہند

یہ خبر اخبارات میں شائع ہو چکی ہے کہ مسٹر جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے برطانیہ کے وزیراعظم اور وزیر مستعمرات سے بذریعہ تار مطالبہ کیا تھا۔ کہ فلسطین کانفرنس میں آل انڈیا مسلم لیگ کو بھی نمائندگی دی جائے۔ اس کے جواب میں وزیر ہند نے انہیں اطلاع دی ہے۔ کہ کانفرنس کے مندوبین کی تعداد کا فیصلہ پہلے ہی ہو چکا ہے اور اب اس میں اضافہ کی گنجائش نہیں۔ اگر اب مسلمانوں کی تعداد بڑھائی جائے تو پھر دوسرے فریق کی بھی بڑھانی پڑے گی۔ حکومت برطانیہ اس مسئلہ کے متعلق مسلمانان ہند کے جذبات سے بخوبی آگاہ ہے۔ اور کانفرنس کے مذاکرات میں ان کا پوری طرح خیال رکھا جائے گا۔ اور کوشش کی جائے گی کہ کوئی ایسا فیصلہ کیا جائے۔ جو تمام دنیا کے مسلمانوں کو مطمئن کر سکے۔

عرب ہائی کمیٹی نے مسٹر جناح کو تار دیا ہے۔ کہ اس کانفرنس میں مسلمانان ہند کی نمائندگی کا مطالبہ جاری رکھا جائے۔ چنانچہ مسٹر جناح نے وزیر ہند سے دوبارہ درخواست کی ہے۔ کہ اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کریں۔

مہاراجہ بڑودہ کا انتقال

سر سیاجی راؤ گائیکواڑ آف بڑودہ ۶ر فروری کو بمبئی میں انتقال کر گئے۔ ان کی پیدائش ۱۰ مارچ ۱۸۶۳ء کی تھی۔ آپ شاہی خاندان سے نہیں تھے۔ سابق مہاراجہ بڑودہ ملہار راؤ گائیکواڑ کے ہاں کوئی اولاد نہ تھی۔ اور انہوں نے آپ کو متبنیٰ بنا لیا تھا۔ لیکن ۱۸۷۰ء میں ان کی وفات پر ان کے بھائی ملہار راؤ ریاست پر قابض ہو گئے۔ جنہوں نے اپنے بھائی کے متبنیٰ کو گدی سے محروم کرنے پر ہی اکتفا نہ کرتے ہوئے زندان میں ڈال دیا۔ اور اگر ایک خاص واقعہ رونما نہ ہوتا۔ تو نہیں کہا جا سکتا۔ کہ ان کا انجام کیا ہوتا۔ لیکن چند ہی سال بعد مہاراجہ ملہار راؤ نے بڑودہ کے برطانوی ریذیڈنٹ کو زہر دینے کی کوشش کی۔ جس میں انہیں ناکامی ہوئی۔ اور اس کی پاداش میں انہیں تخت سے علیحدہ کر دیا گیا۔ اب پھر گدی خالی ہو گئی۔ اور آپ کو زندان سے نکال کر ۲۷ر مئی ۱۸۷۵ء کو گدی نشین کیا گیا۔

اسوقت آپ کی عمر صرف ۱۲ سال کی تھی۔ اس لئے برطانوی حکومت نے آپ کی امداد کے لئے ایک مشاورتی کونسل قائم کر دی۔ لیکن چھ سال بعد ہی ۱۰ مارچ ۱۸۸۱ء کو آپ کو کامل اختیارات دیدیئے گئے۔

ریاست بڑودہ ہندوستان کی بڑی ریاستوں میں سے ہے۔ جس کا رقبہ ۸۱۶۴ مربع میل ہے۔ اس کے مہاراجہ کو ہندوستان کے والیان ریاست میں بلحاظ تمول و ثروت تیسرا درجہ حاصل ہے۔ ریاست کی سالانہ آمد قریباً پونے تین کروڑ ہے۔

آپ ہندوستان کے بیدار مغز والیان ریاست میں سے تھے۔ اور سب سے پہلے آپ ہی نے اپنی ریاست میں مفت لازمی تعلیم جاری کی۔ آپ کی ریاست میں اس وقت اڑھائی ہزار سے زیادہ تعلیمی ادارے ہیں جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ہر ساڑھے تین مربع میل کے لئے ایک سکول موجود ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے اسمبلی میونسپل کمیٹیاں۔ اور دیہاتی پنچائیتیں بھی قائم کیں۔ ہائیکورٹ اور اس کے بعد ایک سپریم کورٹ کی بنیاد ڈالی۔ گذشتہ اکتوبر میں آپ یورپ سے واپس آئے۔ اور اسی وقت سے بیمار چلے آئے تھے۔ آخر ۶۴ سال کی حکومت کے بعد ۶ فروری کو فوت ہو گئے

سکھ نیشنل کالج میں مہاراجہ صاحب بہادر پٹیالہ کی تقریر

لاہور اور باغبانپورہ کے درمیان سکھوں نے ایک نیشنل کالج قائم کیا ہے۔ ۶ فروری کو اس کے وسیع احاطہ میں مہاراجہ صاحب بہادر پٹیالہ کی خدمت میں کالج کمیٹی کی طرف سے ایڈریس پیش کیا گیا۔ جس میں ان سے درخواست کی گئی۔ کہ ریاست میں اصلاحات رائج کریں۔ اور سرکاری ملازمتوں میں سکھوں کو زیادہ حصہ دیں۔ اس کے جواب میں مہاراجہ صاحب بہادر نے ایک تقریر کی۔ جس میں کہا۔ کہ اسوقت ریاستوں میں ذمہ دار حکومت کے لئے مطالبہ کی جو تحریک جاری ہے۔ اسے میں نظر انداز نہیں کر سکتا۔ اور میری دلی خواہش ہے۔ کہ میری رعایا کو قانون بنانے میں زیادہ سے زیادہ حصہ ملے۔ سکھوں کو ملازمتوں میں زیادہ حصہ دینے کے متعلق آپ نے کہا۔ میں اپنی رعایا میں مذہبی امتیاز کو روا نہیں رکھ سکتا۔ اور سرکاری ملازمتوں میں اقلیت کو ترجیح دینے کے اصول کا حامی ہوں۔ تاہم سکھوں کو ریاست کے نظم ونسق میں مناسب حصہ سے محروم نہیں رکھا جائے گا۔ اس کے بعد آپ نے کالج کے لئے دو لاکھ روپیہ کے عطیہ کا اعلان کیا۔ اور وعدہ کیا۔ کہ حالات سازگار ہونے پر مزید امداد کی جائے گی۔

بھیرہ کے نزدیک عہد مغلیہ کے مدفون شہر

بھیرہ سے چار میل کے فاصلہ پر عہد مغلیہ کے پانچ شہر مدفون خیال کئے جاتے ہیں۔ جنوری ۱۹۳۹ء میں وہاں کھدائی کا کام شروع کرایا گیا۔ اور چند ہی روز کے بعد ایک شہر برآمد ہو گیا۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ پانچوں شہر ایک دوسرے کے ردیرد مدفون ہیں۔ سب سے پہلا شہر جو برآمد ہوا ہے۔ اس کے مکان۔ مکانوں کا سامان اور گلیاں بالکل صاف نظر آتی ہیں۔ اس کے علاوہ کپڑے۔ زیورات۔ سکے۔ برتن چاقو اور خنجر وغیرہ بھی برآمد ہوئے ہیں۔ بعض سکے اورنگ زیب کے زمانہ کے ہیں۔ مگر اکثر محمد شاہ کے عہد کے ہیں۔ جو ۱۷۱۹ء سے ۱۷۴۸ء تک حکمران تھے۔ آثار و قرائن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ لوگوں کو اس قدر عجلت میں یہ شہر خالی کرنا پڑا۔ کہ زیورات اور سکے بھی ساتھ نہ لے جا سکے۔ بلکہ بعض تو کھانا بھی ختم نہ کر سکے کیونکہ بعض مکانوں میں بچے ہوئے کھانے کے اجزا پائے گئے۔ کھانے کی چیزوں میں روٹی کے ٹکڑے۔ مرغ اور بکرے کی ہڈیاں وغیرہ پائی گئیں۔ یہ واضح ہے کہ یہ شہر کسی زلزلے سے تباہ نہیں ہوا۔ کیونکہ کسی مکان کا کوئی حصہ شق نہیں۔ اور نہ ہی کوئی لاش دستیاب ہوئی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ جنگ۔ یا کسی ایسی ہی ناگہانی آفت نے لوگوں کو فوراً یہاں سے بھاگنے پر مجبور کر دیا ہوگا۔

بعض مکانات بہت کشادہ اور وسیع ہیں۔ تمام برتن وغیرہ بے ترتیبی سے پڑے ہیں۔ اور ان پر نہایت خوبصورت نقش و نگار موجود ہیں۔ ابھی مزید کھدائی ہو رہی ہے جس سے عجیب انکشافات کی توقع ہے۔

مانڈلے کے قریب مزید فرقہ وارانہ فسادات

رنگون۔ ۶ فروری۔ اپر برما میں مانڈلے کے نواحی شہر مونیوا میں فساد سے جان و مال کا سخت نقصان ہوا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مونیوا میں بھاری پیمانہ پر فرقہ وارانہ فساد ہوا۔ جس میں پھونگیوں نے ہندوستانیوں کی دو کانیں اور مال کو لوٹ لیا۔ اور نذر آتش کر دیا بہت سے معصوم بچوں کی جانیں تلف ہو گئی ہیں۔ سکھوں کے ایک گوردوارہ پر جو کہ ہندوستانیوں کی جائے پناہ تھی۔ برمی فسادیوں نے حملہ کر دیا۔ اور مکینوں کی بھاری تعداد کو مجروح کر دیا۔ اس کے علاوہ ایک کاٹن مل اور ایک مسجد جلا کر راکھ کر دی گئی۔ اس وقت صورت حالات غیر مطمئن ہے خبروں کو دبائے جانے کی پالیسی کی شدید مذمت کی جا رہی ہے۔

ضلع شوبیو میں کانبالو سے بھی افسوسناک اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہاں برمیوں نے مسلمانوں کی دو کانوں کو لوٹ لیا اور ہندوستانیوں کے گھروں کو جلا ڈالا۔ ابھی جان و مال کے اتلاف کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ ہندوستانی گزشتہ فسادات کا تصور کر کے کانپ رہے ہیں۔ اگر ملک میں امن کو بحال نہ کیا گیا۔ تو اس کے نتائج نہایت خطرناک ثابت ہوں گے۔

کانگرس میں نئی صورت حالات

دہلی کے سیاسی حلقوں کی بنا پر کہا جاتا ہے۔ کہ کانگرس لیڈروں کا وہ طبقہ جسے اعتدال پسند کا نام دیا جا رہا ہے۔ نئی کانگرس کیبنٹ کی ممبری قبول نہیں کرے گا۔ اور تو اور پنڈت جواہر لال نہرو کے بھی ورکنگ کمیٹی میں شامل ہونے کی امید نہیں۔ بظاہر اس کا مقصد مسٹر سبھاس چندر بوس کو اپنے پروگرام کو عمل میں لانے کی پوری آزادی دینا معلوم ہوتا ہے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ کچھ کانگرس وزیر اعظم بالخصوص پنڈت گوبند بلبھ پنت اور مسٹر سی راجگوپال آچاریہ گاندھی جی کے بیان (جس میں انہوں نے کانگرس پارلیمنٹری پروگرام میں تبدیلیوں کی پیشگوئی کی ہے) سے پیدا شدہ صورت حالات پر بہت مضطرب ہیں۔ ایسا معلوم ہو رہا ہے۔ کہ جب موجودہ کانگرس ہائی کمانڈ کے بغیر نئی کانگرس پارلیمنٹری سب کمیٹی بن جائے گی۔ اور وزارتوں کو نئی پالیسی پر عمل پیرا ہونے کی ہدایت کرے گی۔ تو مدراس یو۔پی۔ بمبئی اور دیگر صوبوں کے وزیر اعظم مستعفی ہو جائیں گے۔ اس کے معنے اس حد تک آئینی الجھن کے ہونگے۔ کہ وہ نئے کانگرس ہائی کمانڈ کی زیر ہدایت کام کرنے سے معذوری کا اظہار کریں گے۔

ریاست پٹیالہ کی رعایا کی حقوق طلبی

دہوری میں باشندگان ریاست پٹیالہ کا ایک جلسہ ہوا۔ جس میں اس امر کا فیصلہ کیا گیا کہ پبلک کے سیاسی حقوق کی حفاظت کے لئے باقاعدہ نظام قائم کر کے مہاراجہ بہادر کی خدمت میں بذریعہ ڈیپوٹیشن یا تحریری عرضداشت اپنے مطالبات پیش کئے جائیں مہاراجہ بہادر کا منشا یہ ہے۔ کہ ریاست کی جملہ ملازمتیں ریاستی باشندوں کو ہی دی جائیں جس کے بارے میں بارہا اعلانات شاہی بھی ہو چکے ہیں۔ مگر ان اعلانات پر عملدر آمد نہیں ہوا۔ بعض افسران ریاست